65621-کیا کبیرہ گناہ توبہ اور اطاعت کی قبولیت میں مانع ہیں ؟

سوال

میں مسلمان ہوں، لیکن کچھ عرصہ مجھ پر شیطان حاوی رہا اور میں کبیرہ گناہوں کی مرتکب ہوتی رہی، لیکن اب میں اپنے کیے پر نادم ہوں، اور اللہ کی طرف رجوع اور توبہ کر چکی ہوں، لیکن میں نے سنا ہے کہ میرے روزے اور نمازیں مجھے کچھ فائدہ نہیں دینگی کیونکہ میں کبیرہ گناہوں کی مرتکب رہی ہوں، توکیا یہ صحیح ہے ؟
اور کیا واقعی اللہ تعالی میری توبہ قبول نہیں کریگا ؟

پسندیدہ جواب

ہم اللہ سبحانہ وتعالی کا شکر ادا کرتے ہیں کہ اس نے آپ کو توبہ کرنے کی توفیق سے نوازا، اور اللہ عزوجل سے ہماری دعا ہے کہ وہ آپ کو اپنے دین پر ثابت قدم رکھے، اور آپ کی عاقبت اچھی اور بہتر کرے۔

آپ یہ علم میں رکھیں کہ آپ بہت بڑی نعمت میں ہیں جو اللہ تعالی کے شکر کی محتاج ہے، کتنے ہی گنہگار ایسے ہیں جو توبہ کرنے سے قبل ہی فوت ہو گئے، اور کتنے ہی ایسے گمراہ ہیں جو اللہ تعالی کی طرف رجوع کرنے سے قبل ہی ہلاک ہو گئے، اس میں کوئی شک نہیں کہ اللہ تعالی کی جانب سے آپ کو توبہ کی توفیق کا نوازا جانا آپ کی زندگی کا ایک عظیم امر ہے، اس لیے چاہیے کہ اس وقت کو اللہ تعالی کی اطاعت وفرمانبرداری میں صرف کریں، اور عبادت میں زیادہ سے زیادہ کوشش اور جدوجہد کریں۔

آپ کو یہ بھی علم ہونا چاہیے کہ آپ نے توبہ اور نماز روزہ کی عدم قبولیت کے متعلق جو کچھ سنا ہے کہ کبیرہ گناہ کے مرتکب سے قبول نہیں ہوتی یہ غلط قول ہے اور کسی بھی لحاظ سے صحیح نہیں، اور اللہ تعالی پر بغیر کسی علم کے قول ہے۔

کتاب اللہ اور سنت نبویہ صلی اللہ علیہ وسلم میں بہت سے دلائل اس بات کی دلیل ہیں کہ اللہ تعالی اپنے بندے کی توبہ قبول کرتا ہے، چاہے گناہ کتنا بھی بڑا اور عظیم ہی کیوں نہ ہو، اور کسی شخص کے لیے بھی جائز نہیں کہ وہ بندے اور توبہ کے درمیان حائل ہو، چاہے اس کے گناہ کتنے بھی زیادہ اور بڑے قبیح ہی کیوں نہ ہوں۔

فرمان باری تعالی ہے :

{(میری جانب سے) کہہ دیجئے کہ اے میرے بندو! جنہوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی ہے تم اللہ تعالی کی رحمت سے ناامید نہ ہو جاؤ، یقیناً اللہ تعالی سارے گناہوں کو بخش دینے والا ہے} الزمر(53).

اور بڑے سے بڑے گناہوں کو بخش دینے کے متعلق اللہ سبحانہ وتعالی نے فرمایا :

{اور جو لوگ اللہ تعالی کے ساتھ کسی دوسرے کو معبود نہیں پکارتے اور کسی ایسے شخص کو سوائے حق کے قتل نہیں کرتے جسے اللہ تعالی نے حرام قرار دیا ہے، اور نہ وہ زنا کے مرتکب ہوتے ہیں، اور جو کوئی یہ کام کرے وہ اپنے اوپر سخت وبال لائے گا، اسے روز قیامت دوہرا عذاب دیا جائے گا، اور وہ ذلت ورسوائی کے ساتھ ہمیشہ اس میں رہے گا، سوائے ان لوگوں کے جو توبہ کریں اور ایمان لائیں اور نیک وصالح اعمال کریں، ایسے لوگوں کے گناہوں کو اللہ تعالی نیکیوں سے بدل دیتا ہے، اللہ بخشنے والا اور مہربانی کرنے والا ہے الفرقان}(68–70).

یہ آیات اس بات کی واضح دلیل ہے کہ اللہ تعالی سب گناہ چاہے وہ شرک ہی کیوں نہ ہو بخش دیتا ہے، بلکہ اس میں تو بہت عظیم فضل کو بیان کیا گیا ہے کہ توبہ کرنے والی کی برائیوں کو نیکیوں سے بدل دیا جاتا ہے.

شیخ الاسلام رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

"اور اللہ تعالی کے سامنے کوئی گناہ بڑا نہیں کہ اسے وہ توبہ کرنے والے کو بخش دے، بلکہ وہ تو شرک وغیرہ بھی توبہ کرنے والوں کو بخش دیتا ہے، جیسا کہ اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

﴿(میری جانب سے) کہہ دیجئے کہ اے میرے بندو! جنہوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی ہے تم اللہ تعالی کی رحمت سے ناامید نہ ہوجاؤ، یقیناً اللہ تعالی سارے گناہوں کو بخش دینے والا ہے﴾. الزمر (53).

یہ آیت عام اور مطلق ہے کیونکہ یہ توبہ کرنے والوں کے متعلق ہے" انتہی

دیکھیں : مجموع الفتاوی (358/2).

بخاری اور مسلم رحمہما اللہ تعالی نے ابوسعید خدری رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"تم سے پہلے لوگوں میں ایک ایسا شخص تھا جو ننانوے (99) قتل کرچکا تھا، تو اس نے روئے زمین پر کسی عالم کے بارہ میں دریافت کیا تو اسے ایک راہب اور درویش کا بتایا گیا، تو وہ قاتل شخص اس کے پاس آکر کہنے لگا :

اس نے ننانوے شخص قتل کیے ہیں، تو کیا اس کے لیے کوئی توبہ کی گنجائش ہے ؟

تو اس راہب اور درویش نے جواب میں کہا : نہیں، تو اس نے اس راہب کو بھی قتل کرکے ایک سو قتل پورے کرلیے، پھر زمین پر کسی عالم کے بارہ میں دریافت کرنے لگا تو اسے ایک عالم کے بارہ میں بتایا گیا، تو اس نے وہاں جاکر اسے کہا :

میں نے ایک سو قتل کیے ہیں، تو کیا میرے لیے کوئی توبہ کی گنجائش ہے ؟

تو اس عالم نے کہا جی ہاں آپ کے لیے توبہ کی گنجائش موجود ہے، اور تیرے اور توبہ کے درمیان کون حائل ہوسکتا ہے، فلاں علاقے کی طرف چلے جاؤ کیونکہ وہاں کے لوگ عبادت گزار ہیں لہذا تم بھی ان کے ساتھ مل کر اللہ تعالی کی عبادت کرو، اور اپنے علاقے کو واپس نہ جانا کیونکہ آپ کا علاقہ اچھا نہیں.

تو وہ شخص وہاں سے چل نکلا جب نصف راستہ طے کیا تو اسے موت آگئی، اور اس کے متعلق رحمت اور عذاب کے فرشتے جھگڑنے لگے، رحمت کے فرشتے کہنے لگے : یہ توبہ کرکے اپنے دل کے ساتھ اللہ تعالی کی طرف رجوع کرکے آیا ہے، اور عذاب کے فرشتے کہنے لگے :

اس نے تو کبھی کوئی نیکی کا عمل کیا ہی نہیں، تو ان کے پاس آدمی کی شکل میں ایک فرشتہ آیا تو انہوں نے اسے اپنے درمیان فیصلہ کرنے والا مان لیا، تو اس نے کہا :

تم دونوں علاقوں کی پیمائش کرو، جس علاقے کی زیادہ قریب ہو وہ فرشتے لے جائیں، تو انہوں نے زمین کی پیمائش کی تو وہ اس علاقے کے زیادہ قریب تھا جس علاقے میں اس نے جانے کا ارادہ کررکھا تھا، تو اسے رحمت کے فرشتے لے کر چلے گئے.

صحیح بخاری حدیث نمبر (2766).

اور ترمذی میں انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ سے حدیث مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا :

"اللہ تعالی نے فرمایا ہے : اے ابن آدم جب بھی تو مجھے پکارے گا اور مجھ سے امید رکھے گا تجھ میں جو کچھ بھی ہو میں تیرے گناہ بخش دونگا، اور مجھے کوئی پرواہ نہیں، اے ابن آدم اگر تیرے گناہ آسمان کی بلندیوں کو چھونے لگیں پھر تم مجھ سے توبہ واستغفار کرو تو میں تجھے بخش دونگا اور مجھے کوئی پرواہ نہیں"

جامع ترمذی حدیث نمبر (3540)، اسے علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے اسے صحیح ترمذی میں صحیح قرار دیا ہے .

اور ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالی نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت کیا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"گناہوں سے توبہ کرنے والا شخص ایسے شخص کی طرح ہے جس کے گناہ ہے ہی نہیں"

سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (4250)، علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح ابن ماجہ میں اسے صحیح قرار دیا ہے .

تو مندرجہ بالا آیات واحادیث اس پر دلالت کرتی ہیں کہ اللہ تعالی توبہ کرنے والے کے سب گناہ معاف فرما دیتا ہے چاہے وہ گناہ کتنے ہی زیادہ اور بڑے ہی کیوں نہ ہوں .

لہذا آپ عبادت اور اطاعت و فرمانبرداری کی حرص رکھیں، اور جو کچھ آپ سے غلطی اور کوتاہی ہو چکی اس پر ندامت کا اظہار کرتی رہیں، اور یہ علم میں رکھیں کہ اللہ تعالی اپنے بندوں سے غنی و بے پرواہ ہے، لیکن اس کے باوجود وہ ان کی توبہ واستغفار سے بہت زیادہ خوش ہوتا ہے، بلکہ ان کی برائیوں کو نیکیوں سے بدل ڈالتا ہے .

اللہ تعالی سے ہماری دعا ہے کہ وہ آپ کو اپنا ذکر و شکر بہتر عبادت کرنے میں معاونت و مدد فرمائے .

واللہ اعلم .